

کہ وہ نہ تو محبوب سے کسی کی  
محبت برداشت کر سکتا ہے اور  
نہ کسی پر محبوب کے التفات  
کا روادار ہو سکتا ہے۔ اس  
اثناء میں عقلِ سلیم رشک کی  
نفی کرتی ہے اور کہتی ہے بھلا  
وہ محبوب، جو ہر امر بے مہر  
ہے اور اس کی فطرت میں  
محبت کا جو ہر موجود ہی نہیں  
کسی سے دوستی اور آشنائی  
نہاہ سکتا ہے؟ کل ہم سے  
دوستی کا اظہار کیا جا رہا تھا،

پھر ہمیں چھوڑ کر غیر پر توجہ شروع ہو گئی، ذرا اٹھرو، اس سے بھی وہی سلوک ہوگا،  
جو ہم سے ہو چکا ہے۔ لہذا موجودہ صورت حال پر رشک کی کوئی وجہ نہیں۔

۲۔ لغات : نیرنگ : گردشِ آیام - انقلاب - سحر و طلسم - بوقلمونی -  
چشمک : آنکھ کا اشارہ۔

شرح : یہ نیرنگ زار یعنی یہ دنیا ہر وقت گردش و انقلاب میں ہے اور اس  
کا ہر ذرہ اسی طرح گردش و انقلاب کا پابند ہے، جس طرح شراب خانے میں ساغر گھوما  
کرتا ہے۔ اس کی کھلی ہوئی مثال یہ ہے کہ محبوں کا صحرا میں مارے مارے پھرنا اس  
کی محبوبہ یابی کے اشارہ چشم کا نتیجہ ہے، یعنی یابی جس طرف محبوں کی باگ موڑ دیتی ہے  
وہ اسی طرف مڑ جاتا ہے۔ بالکل یہی کیفیت اس عالم کی ہے اور اس کی گردش بھی  
ایک محبوب کے اشارہ چشم کا کرشمہ ہے، جسے ہم "محبوب حقیقی" کہتے ہیں۔

۳۔ لغات - سامان طراز : سامان آراستہ کرنے والا۔

میں، اور اک آفت کا ٹکڑا وہ دل وحشی کے  
عاقبت کا دشمن اور آوارگی کا آشنا  
شکوہ سنج رشک ہم دیگر نہ رہنا چاہیے  
میرا زانو مونس، اور آئینہ تیرا آشنا  
رابط یک شیرازہ وحشت ہیں اجڑائے بہار  
سبزہ بیگانہ، صبا آوارہ، گل نا آشنا  
کوہ کن، نقاش یک تمثال شیریں تھا اسد  
سنگ سے ہر مار کر ہووے نہ پیدا آشنا